استحصالی ٹیکس کا خاتمہ) زکواۃ پر مبنی نظام برائے انصاف ترقی۔ اور فلاح عامہ (

صبح زرخیر کی تنویر کہاں سے لاؤں

جگمگاتی ہوئی تقدیر کہاں سے لاؤں۔

قافلہ کا رو اختیار کے راہرو بنے راہزن

ہر حسین خواب کی تعبیر کہاں سے لاؤں

جب مجھے صبح **زرخیز** کی تنویر کا نشان تک نہ ملا جب مجھے وقت کے ہاتھوں در بدر ہونا پڑا جب غریب کے خوابوں کو مٹی کے گھروندے سمجھ کے زمین بوس کر دیا گیا جب سڑک کے کنارے پر بیٹھی قوم کی بیٹی کو گھر چلانے کے لیے بھیک مانگنی پڑی تو مجھے کہنا بڑا کہ کاش زکوۃ پر پر مبنی کوئی نظام ہوتا جہاں پر خواص و عام کو انصاف ملتا جہاں پر جرم کی سزا برابر ہوتی جہاں غریب کی جھونپڑی بھی روشن ہوتی جہاں سانس لینا اپنی آواز اُٹھانا آسان ہوتا جہاں علم کی روشنی

یہ کسی ایک خاص طبقہ کا حق نہیں ہوتا جہاں غریب کے بچے بھی علم کی شمع سے ا ج سے اپنی زندگیاں روشن کرتے ۔ ایک ایسا نظام جہاں قانون کی نظر میں سب برابر ہوتے لیکن ایسا نہیں لیکن حقیقت اس سے بالکل برعکس ہے ۔ جبکہ اسلام میں ٹیکس نہیں ۔ زکواۃ فرض کی گئی۔ لیکن بد قستمی سے ہم ایک ایسے خستہ حال معاشرے میں سانس لے رہے ہیں جہاں ہر چیز کی خرید و فروخت پہ سفر پہ بینک سے رقم نکالنے یا منتقل کرنے پر ، کھانے پینے پہ ، سیر و تفریح پہ ادویات پہ بڑھائی پہ ، غرض یہ کہ ہر

بنیادی ضروریات زندگی پہ ٹیکس نام کا غذاب عوام پہ مبتلا کر دیا جاتا ہے جیسے نہ چاہتے ہوئے بھی قبول کرنا پڑتا ہے جبکہ اسلام نے زکواۃ کا نظام رائج کرکے

عدل و انصاف قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہر سال بجٹ آتا ہے جس میں غریب ٹیکس کی چکی میں پستا ہے اور امیر مزید امیر ہو جاتا ہے کیونکہ اسے ٹیکس سے مراعات مل جاتی ہیں۔ اسے کہتے سی **بز نس فرنیڑلی** بجٹ افسوس ایک اسا معاشرہ جہان 3 6

فیصد ٹیکس غریبوں سے لیا جاتا ہے بحثیت مسلمان ہمیں زکواۃ کیا جاتا ہے یہ مبنی نظام قائم کرنا چاہیے۔ جہاں غریب بھی سکون کا سانس لیں سکیں ۔ صیح بخاری میں ہے نبی نے فرمایا جس کو اللہ نے مال عطا کیا اُس نے اگر اپنے مال میں سے زکواۃ نہیں نکالی تو وہ مال طوق بنا کر اُس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ رکواہ پر مبنی نظام قائم کیا جائے جہاں غریب غریب تر نہ ہو اور امیر امیر تر نہ ہو جہاں ایک دوسرے کا احساس ہو اگر

صحیح طرح سے زکواۃ عرومیوں کی غریب عوام کی فلاح کے لیے استعمال کی جائے ہے -
روزگاروں کو روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں تو پاکستان سے غربت کا خاتمہ ہو سکتا ہے جبکہ
حکمرانوں کی طرف ۔ سے عوام تین طرح کے ٹیکس لگائے گئے ہیں انکم

ٹیکس، سیلز ٹیکس،

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہےس میں دینی اور دنیوی تمام مسائل کا حل

موجود ہے ۔ دین محمدی نے تمام شعبہ ہائے حیات میں ہماری رہنمائی کی ہے کہیں پر بھی
مسلمانوں کو یکا و تنہا نہیں چھوڑا ہے اسلام نے جہاں عبادت بدنی پر زور دیا ہے وہیں اُس نے
عبادت مالی پر بھی خاص توجہ دی ہے اسلام کا نظام زکواۃ مالی عبادات میں سے ایک ہے۔

یہ ایسا نظام ہے جس سے غربت دور کی جا سکتی ہے غریب اپنے پاؤں سکتا پر کھڑا ہو سکتا ۔ ہے۔
اس کے نفاذ سے معاشرتی حراسیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ زکواہ کا
ایک اجتماعی نظام بنایا جائے تاکہ پوری آبادی اور پورے ملک کی زکواۃ ایک جگہ جمع ہو۔ ملک میں
زکواۃ کے لیے اعلیٰ سطح کی کمیٹی بنائی جائے اور مختلف علاقائی سطح پر اس کی ذیلی کمیٹیاں
ہوں ۔ علاقے کے بنکوں میں تمام مسلم اکاؤنٹ ہولڈرز کو زکواۃ کی ادائیگی کے لیے متوجہ کیا جائے
یہ کام جدید ترین ذرائع سے بھی ممکن ہے اور دیگر ذرائع سے بھی - علاقے کے اصحاب ثروت و
اصحاب نصاب تک پہنچنے کے لیے محملین کا نظم کیا

جائے اور اس کے لیے ایک نئی تیکنیک اختیار کی جائے جہاں تک زکوہ کے جمع اور خرچ کا تعلق
ہے اس سلسلے میں واضح ہیں اصول موجود ہیں جن سے زکواۃ مالداروں سے لی جائے اور عریبوں
اور محتاجوں کو دی جائے ۔ نظام زکواہ پر عمل کرنے کی وجہ سے عہد رسالت میں لوگ خوشحال
ہو گئے۔ تھے- ابن سید الناس نے تفصیل سے بیان - کیا ہے کہ انحضرت ہر قبیلے میں ایک عامل
مقرر فرماتے تھے جو محتاجوں کی فہرست بناتا اور زکواۃ کے مال سے فہرست اتنا دیتا کہ لوگ
بتدریج آسودہ اور خوشحال ہوجاتے ۔ اس جمع تقسیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ عہد رسالت مینقبائل خوشحال
ہونے گئے۔ فتح یمن کے بعد 9 ہجری میں رسول اللہ نے حضرت معاذ ، معاذ بن جبل کو وہاں۔

کا گورنر بنایا ۔ انہیں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے بھی ہاں برقرار رکھا
حضرت معاذ نے رسول اللہ کی ہدایات کے مطابق نظام زکواۃ کو نافز کیا ۔ یمن میں نظام زکواۃ کے
حیرت انگیز : مورخین لکھتے ہیں کہ

نتائج پہلا سال : حضرت معاذ نے مقامی ضرورت پوری کرنے کے بعد زکواۃ کا ایک تہائی فقتہ :
مدینہ بھیجا

: حضرت عمر رضہ نے فرمایا

میں تمہیں مال جمع کرنے نہیں بھیجا بلکہ غریبوں کی فقر و احتیاج ختم کرنے بھیجا ہے۔ حضرت
-معاذہ نے عرض کیا :

یہ وہ ہے جو ضرورت پوری کر ہونے کے بعد بچ کیا تھا " ۔ دوسرا سال۔ حضرت معادلہ نے " نصف زکواہ مدینہ بھیجی

تیرا سال حضرت معاذ نے پورے کا پورا سال مدینہ بیچ دیا اور لکھا اب تمن میں کوئی ایسا شخص .نہیں رہا جو زکوۃ لینے کا مستحص ہو " یعنی صرف چند سالوں میں غربت ختم ہو گی یہ صرف یمن میں نہیں بلکہ حضرت عمر کے پورے دور خلافت میں بہت سے علاقوں -شام عراق، مصر، عرینہ وغیرہ میں یہی صورتحال پیدا ہوئی ۔ زکواۃ لینے والا ڈھونڈنا مشکل ہو جاتا تھا ۔

قرآن میں زکواۃ کا مقام

اللہ نے قرآن پاک میں تقریبا 30 مقامات

پر زکواۃ کا ذکر کیا ہے .

۔ 27 جگہ نماز کے ساتھ 3

جگہ اکیلے 5 مکی 22 مدنی سورتوں میں

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہجرت کے بعد احکام کی کے نفاذ میں زکوۃ کی کتنی کی کتنی اہمیت تھی
: دنیا کا معاشی بحران اور اسلام کا حل

آج دنیا میں اربوں انسان غربت کا شکار ہیں۔ دنیا کے چند امیر ترین افراد پوری دینا۔ کے مسائل پر - قابض ہیں ۔ اگر صرف 25 مالدار لوگ اپنی دولت کا ڈھائی فیصد زکواۃ نکال دیں کو دنیا کی غربت ختم کی جا سکتی ہے۔ اسلام کا نظام زکواہ ایسا ہے کہ اگر ایمانداری سے نافذ ہو جائے تو غربت ختم ہو سکتی ہے ۔ جرائم کم ہو سکتے ہیں معا شرہ خوشحال ہو سکتا ہے دولت کا منصفانہ نظام قائم ہو سکتا ہے۔ - زکواۃ کو منظم انداز میں خرچ کرنے کے ہے اس کی سرمایہ کاری ضروری ری ہے۔ اگر غریب کی رضا مندی سے اس کے نام پر

سرمایہ کاری کی جائے اور منابع اسے دیا جاے تو یہ بہتر ہے اس طرح بے روز گار نوجوانوں ٹھیلے, رکشے چھوٹے کاربارہ کاروبار, جھونپڑے مکان فراہم کیے جائیں تاکہ وہ منتقل روزگار کے قابل ہوں ۔

مر کو ان اسلام کا نظام زکواۃ دنیا کے تیرین معاشی نظاموں سے ہزار در جے بہتر اور زیادہ موثر ہے اگر آج بھی اسے ایمانداری اور اجتماعی نظم کے ساتھ نافذ کیا جائے تو چند سال میں غربت کا خاتمہ ممکن ہے۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ زکواۃ کے نظام سے بہتر کوئی نظام نہیں لیکن بحثیت مسلمان ہم سب اس

بات کو فار گرانٹڈ لیتے ہیں اور یہ بھی کہ مذہب ہمارا ذاتی مسئلہ ہے زکواۃ بھی ہم اپنے عقیدے اور اپنی مرضی کے حساب سے ادا کریں گے لیکن اسلام میں زکواۃ تو سب پر لاگو ہے اور اس سے بہتر نظام کوئی نہیں۔ ہے ۔

اور پھر

منزل انہیں ملتی ہے جن کے سپنوں میں جان ہوتی ہے

پنکھ سے کچھ نہیں ہوتا حوصلوں سے اڑان ہوتی ہے -